المدارسۃ کا ترجمان

مجلہ آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

آئینہ ہمارا نام مصطفیٰ احمد

شمارہ نمبر
29

انیک این درگاہ پاک منگانی شمس الشموس
روشنائی ھامی دھد اندر جہانِ مسلمین

اہل طریقت کا ترجمان

ماہنامہ

آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ نمبر 29 ربیع الاول 1432ھ فروری 2011ء

بیاد مطلب الارشاد فرد الافراد

حضرت خواجہ پیر محمد اکرم حسین حنفی القادری

قدس سرہ العزیز

بانی
حضرت پیر محمد مظہر حسین قادری
زیب سجادہ آستانہ عالیہ

زیر سرپرستی
منگانی شریف
ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری

مدیران
لالہ محمد رفیق طاہر ✲ ملک رب نواز
چوہدری اللہ رکھا ✲ مشتاق احمد گل

ظل ہدایت
پیر محمد اختر حسین قادری مدظلہ العالی

ناظم اعلیٰ
سید رفاقت علی شاہ قادری

فہرست

1	اداریہ	لالہ محمد رفیق طاہر	2
2	تفسیر اداء الکرم	پیرزادہ محمد اماد حسین	3
3	اولئک حزب اللہ	پروفیسر محمد اقبال	3
4	نعت رسول مقبول ﷺ	محمد ابتسام طارق سلطانپوری	5
5	درس حدیث	مفتی نصیر الدین نصیر	6
6	نظم مبیاں والنبی ﷺ	محمد ابتسام طارق سلطانپوری	7
7	دیار حبیب ﷺ و جبرک دار علی مقامات	افتخار احمد حافظ قادری	8
8	قصیدہ تاج	حنیف ساجد بلوران	10
9	سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	11
10	دیوان قادری	ڈاکٹر محمد جمیل نقشبندی	16
11	رموز و کنوز	مشتاق احمد قادری	23
12	بعض حالات و کرامات حضرت امی حضور رحمۃ اللہ علیہا	ڈاکٹر محمد حنیف قادری	35
13	دربار امام بلوی رحمۃ اللہ علیہ میں حاضری کی روداد	افتخار احمد حافظ قادری	37
14	وقار ربیت	شاکر کنڈان	39
15	مجلس	چوہدری اللہ رکھا	44
16	وفیات	ادارہ	45
17	خط بنام پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری	پروفیسر صفدر علی شاہ	46
18	تبصرہ کتب	ادارہ	46
19	LECTURE	اسامہ علی اختری زادہ	47
20	امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ	محمد اکرم قادری	49
21	حمد باری	محمد حسین نیکی "رضا"	51

مجلس مشاورت

حاجی محمد اقبال ✲ میاں محمد اشرف
پیر سید التجار حسین ✲ ساجد امتیاز
میاں نذیر احمد ✲ میاں محمد مبارک القادری
مبارک علی نثار ✲ حافظ منظور احمد
صوفی خان محمد ✲ محمد ریاض گھمکی
محمد قاسم حنیف ✲ ثمر عباس ہراج

مجلس اشاعت
وقاص حیدر قادری
ظفر اقبال ناصر عارفوالا ✲ محمد اکرم قادری

ضروری نوٹ
ادارے کا مضمون نگاروں کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

رابطہ برائے خط و کتابت
قادریہ آرگنائزیشن دربار اکرم طاہر آباد منگانی شریف پوسٹ آفس 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل و ضلع جھنگ

گشتۂ تاجدارِ منگانی شریف سید رفاقت علی شاہ قادری
کی دربارِ حضرت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ میں حاضری کی روداد

افتخار احمد حافظ قادری افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

قافلہ سالارِ عشق حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تُو اولیائے کرام کی خدمت میں حاضری سے دُور ہو گیا تو سمجھ لے کہ درحقیقت بارگاہِ رب العزت سے بھی دُور ہو گیا۔

چُون شُدی دُور از حضورِ اولیاء
در حقیقت گشتۂ دُور از خُدا

کُتبِ تاریخ میں یہ ذکر موجود ہے کہ اُمیرِ تیمور جب کسی شہر یا بستی کو فتح کرتا تو سب سے پہلے وہاں موجود مشائخ اور مزاراتِ مبارکہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا اور عجز و انکساری سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتا۔ اولیائے کرام کی بارگاہوں میں حاضری کو شرفِ عظیم و سعادت سمجھنا چاہیے کیونکہ

بنا دیتی ہے خاک کو کیمیاء
بُزرگوں کی صحبت بڑی چیز ہے

فخرِ سادات محترمی جناب سید رفاقت علی شاہ قادری مدظلہ العالی کو اپنے مُرشدِ کریم سے جسقدر عشق و محبت ہے اس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ہر وقت اُن کی زبان پر اپنے مُرشد مبارک کا ذکر جاری رہتا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی یاد کے بغیر جو لمحہ گزرے گا وہ حرام جائے گا۔ **"دم بے یادِ اُو بُود دم حرامے"**۔ اور یہ حقیقت ہے کیونکہ پیرِ رُومی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی تو یہی عقیدہ ہے کہ جو اپنے پیر اور ذاتِ حق کو ایک نہیں سمجھتا تو پھر وہ کیا مُرید ہے؟ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "تجھے صرف اور صرف اپنے محبوب کی طرف متوجہ رہنا چاہیے اور اپنی آنکھ کو ساری دنیا سے بند کر لینا چاہیے"۔

دلا رامی کہ داری دل درِ اُو بند
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک رُوحانی سفر سے واپسی پر اپنے چند احباب اور محترمی شاہ صاحب کے ہمراہ ایک فارم ہاؤس میں چائے کی محفل میں شریک تھے کہ شاہ صاحب کو فون پر اطلاع ملی کہ اُن کے مُرشد زادے کے صاحبزادے راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ اس پر شاہ صاحب جس قدر بے چین و بے قرار ہوئے، میں بیان نہیں کر سکتا، اس وقت قبلہ شاہ صاحب کی حالت دیدنی تھی کہ وہ کس طرح اس صاحبزادے کے استقبال و ملاقات کے لئے بے تاب تھے۔ یقین کریں کہ مجھے اس دن سمجھ آئی کہ **فنا فی شیخہ و فنا فی اولاد شیخہ** کس کو کہتے ہیں۔ قارئین! ہر کوئی تو اس مقامِ فنائیت پر فائز نہیں ہو سکتا کیونکہ "کوئی ورلیاں موتی لے تریاں"۔

حضرت قبلہ رفاقت علی شاہ صاحب جب اپنے مُرشد کریم کے در اقدس کی قدم بوسی کے لئے سفر کرتے ہیں تو وہ منظر بھی دیدنی ہوتا ہے۔ اس منظر کا مشاہدہ یہ بندہ کر چُکا ہے۔ دورانِ سفر کہیں رُکنے کا نام نہیں لیتے اور چاہتے ہیں کہ ہوا کے دوش پر سوار ہو کر فوراً اپنے مُرشد خانے پہنچ جاؤں۔ یا پھر مجھے پَر لگ جائیں کہ میں اُڑتا ہوا **سُوئے یاراں جا پہنچوں "دلم خواھد کہ پَرم سُوئے یاراں"**۔

دربار شریف پر ہجری سال ۱۴۳۲ کی پہلی حاضری کے لئے شاہ صاحب نے جب پروگرام بنایا تو اس بندہ ناچیز کو بھی اس خلوص اور محبت سے دعوت دی جس سے میں انکار نہ کر سکا۔ لیکن ساتھ ہی میں نے ایک درخواست بھی پیش کر دی کہ چُونکہ ہم نے فیصل آباد شہر سے ہی گُزرنا ہے اس لئے اگر ممکن ہو تو تاجدارِ منگانی شریف کے مُرشدِ کریم ولی کامل جناب سید سردار علی شاہ بُخاری دہڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی اور سیدی شیر محمد گیلانی فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اعظم جناب حضرت پیر غلام محمد المعروف حضرت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں بھی حاضری کا شرف حاصل کر لیں۔ جناب شاہ صاحب نے مہربانی فرماتے ہوئے بندہ کی اس درخواست کو منظور فرمایا اور بروزِ جُمعۃ المبارک مؤرخہ ۱۰ محرم الحرام ایک روزہ رُوحانی سفرِ زیارات مُقدسہ کے لئے ڈھوک کشمیریاں سے سُوئے یاراں روانہ ہوئے۔ سارے راستے دربار شریف اور بُزرگانِ دین کا تذکرہ جاری رہا۔ موٹروے سے سفر کرتے ہوئے فیصل آباد انٹرچینج سے اُترنے کے بعد شہر سے گُزرتے ہوئے صبح ۸ بجے کے قریب ڈھڈی کلاں آستانہ حضرت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے۔

حضرت پیر غلام محمد المعروف حضرت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۱ اپریل ۱۸۹۳ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم سے فراغت کے بعد ۱۹۰۵ء میں حضرت سید شیر محمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور عمر مبارک کا ایک طویل عرصہ اپنے پیر خانہ پر ہی گُزارا۔ ساری زندگی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی صفت وثناء اور اپنے مُرشدِ کریم کی توصیف میں بسر کی۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے انتہا درجہ کی عقیدت ومحبت تھی۔ اپنے وقت میں مسئلہ وحدت الوجود کو بیان کرنے میں کوئی ثانی نہ رکھتے تھے۔ تصوف کے موضوع پر بے شُمار کتب تحریر فرمائیں۔ ۶۳ برس کی مُبارک عُمر میں جلوآنہ شریف میں ۱۵ مئی ۱۹۵۶ء کو وصال فرمایا اور ۱۰ جولائی ۱۹۷۰ء میں آپ کے تابوت مُبارک کو جلوآنہ شریف سے ڈھڈی والا کلاں محلہ فیض پُور شریف فیصل آباد میں منتقل کیا گیا۔ جہاں پر آج بھی آپ کے روحانی وباطنی تصرفات جاری وساری ہیں۔

حضرت قبلہ شاہ صاحب کی قیادت میں احاطہ مزار میں داخل ہوئے تو مزار مبارک کے مرکزی دروازے کو بند پایا۔ پتہ چلا کہ ہر سال یوم عاشوراء کے موقع پر آپ کے مزار پُر انوار پہ غُسل مبارک کی ایک مخصوص تقریب منعقد ہوتی ہے جسکی وجہ سے داخلے کا دروازہ بند ہے۔ ان کاملین کے بھی عجیب وغریب تصرفات ہوتے ہیں۔ کیونکہ کوئی شخص بھی خود بخود ان مقامات پر حاضری نہیں دے سکتا بلکہ جو بھی حاضر ہوتا ہے وہ انہی کی مرضی اور توجہ سے حاضری دیتا ہے۔

ہیچ کسے بخویشتن رہ نہ بُرد بُسوئے اُو
بلکہ بپائے اُو رود ھر کہ رود بُسوئے اُو

قارئین کرام! اگر یہ کاملین خُود بلائیں تو یہ ظاہری بند دروازے کوئی معنی نہیں رکھتے۔ حضرت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف کہ ہمیں پہنچے ابھی چند لمحے بھی نہ گُزر پائے تھے کہ ایک نوجوان تیزی سے نیچے آیا اور اندر سے دروازہ کھولنے کے بعد ہمیں اُوپر آنے کی دعوت دی۔ حضرت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مُبارک عمارت کے اُوپر والی منزل میں ہے جس کیلئے سیڑھیاں چڑھ کر جانا پڑتا ہے۔ انتہائی وسیع و عریض عمارت کے عین درمیان میں لوہے کے ایک کٹہرے میں آپ کا مزار پُر انوار ہے جو کیفیات سے لبریز دلکش وخوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ چاروں اطراف میں خوبصورت مینہ کاری اور حاشیہ نگاری نظر آتی ہے۔ ایک طرف امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ کی رنگین شبیہہ مبارک دعوتِ نظارہ دے رہی ہے تو دوسری طرف جا بجا عربی وفارسی اشعار تحریر ہیں۔ جسوقت ہم اس خوبصورت ودلکش روحانی عمارت میں داخل ہوئے اسوقت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ سائیں محمد افتخار حسین صاحب اپنی اولاد امجاد کے ہمراہ مزار مبارک کو عطورات سے غُسل دینے میں مصروف تھے۔ مزار مُبارک سے تمام چادروں کو ہٹایا ہوا تھا۔ غُسل مبارک کی تقریب کے بعد ایک ایک کر کے چادریں دوبارہ ڈالی گئیں۔ اندر کا سارا ماحول مسحور کُن اور خُوشبو سے معطر تھا۔ غُسل کی تقریب کے بعد سجادہ نشین صاحب نے دُعا کروائی اور ہمیں کٹہرے کے اندر داخل ہو کر مزار مُبارک کو بوسہ دینے کا شرف عطا فرمایا۔ اسی دوران کٹہرہ کے اندر ہی سائیں افتخار حُسین صاحب سے مُلاقات کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ اور بندہ نے اپنی چند کُتب بھی پیش کیں۔ جناب سجادہ نشین صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ ان دُرود پاک کی کتابوں میں ایک حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے دُرود پاک بھی ہیں۔ جب میں نے جواب جی میں دیا تو مسرت کا اظہار فرمایا۔ اس سے حضرت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد میں حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سے عقیدت ومحبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سجادہ نشین صاحب نے دو تین بار نہایت محبت بھرے انداز میں چائے کی دعوت دی۔ لیکن تنگی وقت ہمارے آڑے آ رہی تھی۔ جسکی وجہ سے ہم نے جناب کا انتہائی شکریہ ادا کرتے ہوئے اجازت چاہی۔ آپ نے ہمیں مزار مُبارک کے صدر دروازے پر دُعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ اور پھر ہم نے بھی حضرت امام جلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرم فرمائی، ضیافت اور خصوصی توجہ پر شکریہ ادا کرتے ہوئے نیچے اُترے اور گاڑی میں سوار ہو کر دربار منگانی شریف روانہ ہوئے۔

دورانِ سفر جگر گوشہ حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری رحمۃ اللہ علیہ محترمی جناب پیر محمد طاہر حسین قادری ادام اللہ عزہ ویطول عمرہ نے دو تین بار فون کر کے معلوم کیا کہ کہاں پہنچے ہیں۔ وقت تیزی سے گُزرا اور ہم موچیوالہ ہسپتال سے گُزر کر منگانی شریف والی سڑک پر پہنچ گئے۔ اور اگلے چند ہی منٹوں میں دربار شریف کے مرکزی دروازہ سے داخل ہونے کے بعد جناب کی خدمت میں پہنچ گئے۔ جناب پیر محمد طاہر حسین زید مجدہٗ نہایت محبت وشفقت سے ملے اور فوری طور پر پُر تکلف ناشتے سے تواضع کی۔ اسی دوران سجادہ نشین منگانی شریف حضرت پیر محمد مظہر حسین مدظلہ العالی سے بھی ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ بھی نہایت محبت وشفقت سے ملے۔ ناشتہ کے بعد جناب پیر محمد طاہر حسین مدظلہ العالی نے کمال مہربانی اور خصوصی شفقت فرماتے ہوئے طویل وقت کیلئے ہمیں اپنی صُحبت کا شرف بخشا۔ میں اپنے حلقہ میں اکثر جناب پیر محمد طاہر حسین مدظلہ العالی کا ذکر کرتا ہوں کہ کاش ہماری خانقاہوں کے صاحبزادے اسی طرح مجسمۂ پیکر محبت وشفقت بن جائیں تو ہمیں اپنے اسلاف کی یاد تازہ ہو جائے۔

دورانِ ملاقات حضرت پیر محمد طاہر حُسین صاحب نے اپنی گرانقدر لائبریری کا تفصیل سے تعارف کروایا۔ مخطوطات اور نادر کُتب کی زیارت کروائی۔ پھر کمرۂ تبرکات کی ایک ایک چیز کا پسِ منظر بیان فرمایا۔ قدیم وجدید تصاویر کا ایک ذخیرہ ہے جو آپ کے پاس موجود ہیں۔ اور جس طرح ان کی حفاظت کا انتظام کیا ہوا ہے اور کر رہے ہیں وہ ایک الگ داستان ہے۔ اس دوران ایک بار پھر حضرت پیر محمد مظہر حُسین مدظلہ العالی نے اپنی زیارت کا شرف بخشا۔ دربار شریف پر حاضری کے بعد نمازِ جمعہ کے لئے مسجد میں حاضر ہوئے۔ سائیں محمد مظہر حُسین کی اقتداء میں نمازِ جُمعہ کی ادائیگی کا شرف حاصل ہوا۔ نماز کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ باہر جائیں کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں شہداء کربلا کے لئے ختم شریف کی محفل منعقد ہوگی۔ حضرت پیر محمد طاہر حُسین قادری مدظلہ العالی کے ہمراہ ختم شریف کی محفل میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ دُعا کے بعد لنگر شریف سے تواضع کی گئی۔ سائیں پیر محمد طاہر حُسین نے نہایت قیمتی مادی ومعنوی تحائف وعطورات سے نوازا۔ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد دونوں عظیم صاحبزادگان والا شان سے اجازت طلب کی۔ اور

دُعائیں لینے کے بعد دربار شریف سے لگا ہوئے فیصل آباد روانہ ہوئے اور وہاں سے بذریعہ موٹروے راولپنڈی پہنچے۔ اور یوں ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ کا روحانی سفر جو ڈھوک کشمیریاں سے شروع ہوا تھا اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ان بزرگوں کے ہاں ہماری ان حاضریوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور ان کو ہماری بخشش و مغفرت کا وسیلہ بنادے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

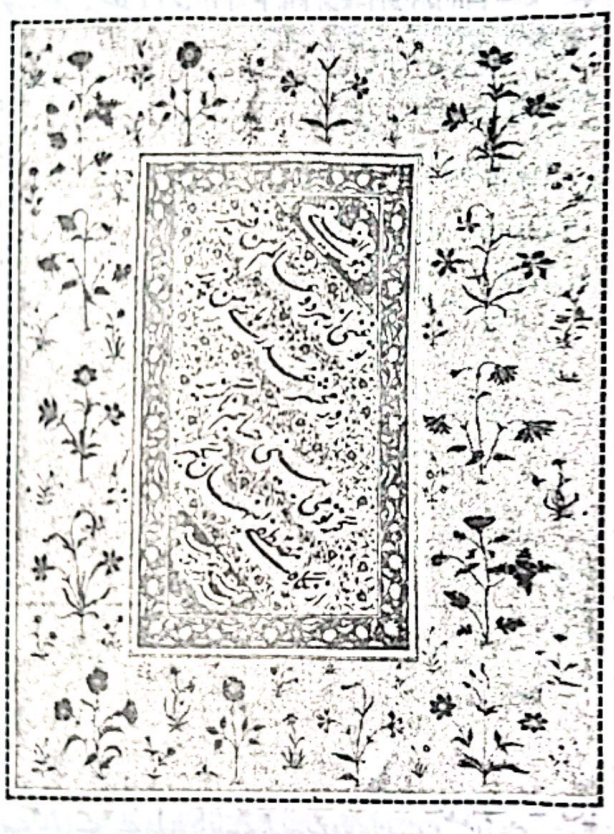

وقار زیست

میری والدہ نے مجھے بچپن میں کچی روٹی پڑھائی تھی۔ جو دینی تعلیم سیکھنے اور سکھلانے کا نہایت آسان اور عمدہ طریقہ تھا۔ یہ کتابچہ جس انداز سے لکھا گیا تھا اس کا سبق بچوں کو آسانی سے یاد ہو جاتا تھا۔ گھر کی ان پڑھ خواتین تک کو ارکان اسلام، مسائل، فرائض اور احکامات زبانی یاد تھے۔ ایک دن مجھے والدہ نے یہ سبق دیا

جے کوئی مینوں پچھے صفتاں ایمان دیاں کنیاں نیں

تو آکھا اے ست (۷)

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ۔ منیاں میں خدا تعالیٰ نوں۔ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ۔ تے منے میں سب فرشتے خدا تعالیٰ دے۔ وَكُتُبِهٖ۔ تے منیاں میں ساریاں کتاباں اوس دیاں۔ وَرُسُلِهٖ۔ تے منے میں سب پیغمبراں دے۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ تے منیاں میں دیہاڑا قیامت دا۔۔۔

اُس دن سے یہ بات میرے ذہن میں بیٹھ گئی اور مجھے پکا یقین ہو گیا کہ اگر میں تمام رسولوں کو نہیں مانوں گا تو میرا ایمان مکمل نہیں ہو گا۔ بلکہ ہو گا ہی نہیں۔ یہ یقین صرف میری اکیلی ذات کا ہی نہیں بلکہ کائنات کے تمام مسلمانوں کا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ قرآن مجید اللہ رب العزت کا کلام ہے اور یہی ہمارے ایمان اور ہمارے دین کا محور و منبع ہے۔ جو نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی وساطت سے ہم تک پہنچا۔ لہٰذا اس کی کسی بات سے اور اس کے لانے والے کی کسی بات سے روگردانی ہمیں حلقہ دین سے خارج کر دیتی ہے۔ اور قرآن مجید میں واضح طور پر یہ حکم ہے کہ: (ترجمہ) "رسول اس کتاب پر جو اُن کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اس رسول کو ماننے والے ہیں انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے" (القرآن ۲:۲۸۵)

ہم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سے حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ تک تشریف لانے والے تمام انبیاء و رُسُل پر ایمان رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بارے بھی منفی سوچ ذہن میں نہیں پال سکتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر کسی ایک کے بارے بھی جب کوئی غلط سوچ ذہن میں ابھرے گی تو فوراً ہم پر یہ حکم لاگو ہو جائے گا کہ "جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں